یوم آزادی نمبر

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا

بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کا دوسرا شمارہ

یوم آزادی نمبر

زیر سرپرستی:
مفتی اشفاق احمد اعظمی

زیر نگرانی: **مولانا محمد انظر اعظمی**

ایڈیٹر: **محمد افضل اعظمی**

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ

Mob.8808313177 9170121414

يوم آزادی نمبر

پیغام

حضرت مولانا مفتی اشفاق احمد اعظمی

سرپرست قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ

۱۵/اگست ۱۹۴۷ کو ہمارا ملک ہندوستان بیش بہا قربانیوں کے نتیجہ میں آزاد ہوا اور ملک میں رہنے والے تمام شہریوں کو انگریزوں کی غلامی سے نجات ملی اس لئے ۱۵/اگست ہمارا قومی دن ہے ملک کی آزادی ملک کے ہر شہری کے لئے قابل فخر اور باعث صد افتخار ہے، آزادی کے تعلق سے اپنے والہانہ جذبات کا اظہار اور مجاہدین آزادی کی سرفروشانہ جدوجہد اور انکی قربانیوں کو یاد رکھنا حب الوطنی اور وطن دوستی کا تقاضا ہے آزادی کی جدوجہد میں جس طرح مذہب وملت کے امتیاز کے بغیر ملک کے انصاف پسند اور محب وطن شہریوں نے اپنی متحدہ قوت اور جوش وجذبات کی اکتائیت کا مظاہرہ کیا وہ ملک کا ایک قیمتی سرمایہ ہے اس نے ثابت کردیا ہے کہ جس طرح مٹھی بھر شرپسند ملک دشمن عناصر نے انگریزوں کی وفاداری اور چاپلوسی کی مگر وہ مجاہدین آزادی کے آہنی عزم واستقلال کے سامنے ناکام ونامراد رہے آج بھی اسی طرح فرقہ پرست وشرپسند عناصر کو اسی متحدہ قوت اور عزم واستقلال سے ناکام ونامراد بنایا جاسکتا ہے اور ملک کو ٹوٹنے اور برباد ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔

قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کے طلبہ نے اپنی حب الوطنی اور وطن دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے آزادی کے گرانقدر سرمایہ کی قدردانی اور مجاہدین آزادی کو سچا خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک مجلّہ "**یوم آزادی نمبر**" کے عنوان سے نکالنے کا فیصلہ کیا جو قابل ستائش و مستحق مبارکباد ہے میں طلبہ کے اس مستحسن اقدام پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اللہ تعالی آپ کو اپنے مقصد میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور آزادی کے عنوان سے ایک ایسا قیمتی اور پرمغز دستاویز تیار کرنیکی توفیق مرحمت فرمائے جو قوم وملت کے سرمایہ میں اضافہ ثابت ہو اور قومی یکجہتی آپسی اخوت ومحبت ومذہبی رواداری کے فروغ میں موثر کردار ادا کرے آمین۔

شائع کردہ: **بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ**

Mob.8808313177 9170121414

اداریہ

محمد انظر اعظمی

جوں ہی یوم آزادی کا سورج طلوع ہوگا ہر چہار جانب خوشیوں کے شادیانے بجنے لگیں گے ہندوستان کا قومی پرچم ترنگا لہرا اٹھے گا سرفروشان حریت کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا مجاہدین آزادی کو سلامی دی جائے گی ملک وملت کے جان نچھاور کرنے والے جیالوں کو یاد کیا جائے گا۔اور یہ سب کچھ ہونا بھی چاہئے کیوں کہ انہیں عظیم سپوتوں کی وجہ سے سامراجیوں کا غرور خاک میں ملا طاغوتی قوتوں کے پرخچے اڑے تمام تر شکوت وسطوت کی ہوا نکل گئی۔ظلم وعدوان کی منہ زور آندھی کا منھ پھر گیا غلامی کے طوق وسلاسل پرزہ پرزہ ہوگئے اور ہمارا عظیم ملک ہندوستان ایک بار پھر آزاد فضاء میں سانسیں لینے لگا۔مگر یہ کچھ یکبارگی نہیں ہوا بلکہ ہمارے مہان جاں بازوں نے پیارے ملک کی خاطر اپنی زندگیوں کو تج دیا جان ومال بھینٹ چڑھائے، تحریکیں چلائیں تختہ دار پر چڑھے، پھانسی کے پھندوں کو بخوشی گلے لگایا تب کہیں جاکر آزاد ہندوستان کا یہ حسین شیش محل اپنے تمام تر جلووں کے ساتھ نکھر کر سامنے آیا۔ بھیانک عقوبت خانوں اور خوف ناک تختہ دار سے شہادتوں کی پرواز بھرنے والے جیالوں کو ہزاروں سلام......

غلامی ملک کی ویران گلیوں اور تاراج چمن میں آزادی کا پھول کھلانے والے شہیدوں کو بے پناہ خراج تحسین........

راہ وفا میں جو گم نام مر گئے عناصر ☆ متاع درد انہیں ساتھیوں کے نام کریں

اگست کی پندرہ تاریخ انہیں عظیم الشان قربانیوں کی یادگار ہے اور ہمارے عظیم بہادروں کے بے لوث جذبوں سے عبارت ہے افسوس! کہ نسل نو اس یادگار دن کی اہمیت وعظمت سے نا آشنا ہوتی جارہی ہے آج ضرورت ہے اس قومی یادگار دن کے تئیں لوگوں کو بیدار کیا جائے، مجاہدین آزادی کے تذکروں سے ان کے لہو کو گرمایا جائے اپنا تن من دھن وار دینے والے جیالوں کی تاریخ سے ان کا دل تڑپایا جائے درست ڈگر پر چلنے کے لئے روشن ماضی سے ان کا رابطہ جوڑا جائے۔اپنوں کی سادگی اور غیروں کی عیاری کی بدولت دھند میں پڑے ان کے نشان قدم کو تلاشا جائے، ایک مہم اور مشن کے طور پر یوم آزادی کی اہمیت وافادیت سے لوگوں کو واقف کرایا جائے کہ شاید دل کے پردوں سے پھوٹنے والے نالے بے ہوش پڑے ہوئے لوگوں کو جگادیں۔

ہر دردمند دل کو رونا مرا رلا دے ☆ بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگادے

قارئین کرام: اسی قومی دن کو جشن یوم آزادی کے طور پر منانے اور اس دن اپنے اکابر واسلاف کی قربانیوں کو یاد کرنے اور لوگوں میں اس تعلق سے بیداری اور ان کے درمیان اس ملک کے جاں باز سپوتوں کی قربانیوں کو اجاگر کرنے کے لئے قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کے طلبہ بزم شبلی کا دوسرا شمارہ "**یوم آزادی نمبر** " آپ کی خدمت میں پیش کررہے ہیں ہمیں امید ہے کہ یقیناً آپ ہمارے اس عزم وحوصلہ کو ضرور بڑھاوا دینے کے لئے ہمارے خصوصی شمارہ کو پڑھیں گے اور ہماری کمی کوتاہیوں سے ہم طلبہ کو ضرور مطلع فرمائیں گے۔

شائع کردہ: **بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ**

Mob.8808313177 9170121414

کیا آج ہم آزاد ہیں؟

بقلم: محمد افضل اعظمی

یوم آزادی نمبر

ہمارا ملک ہندستان، ہندستانیوں کے آپسی اتحاد اور طویل جدوجہد کے بعد ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ کو آزاد ہوا تھا اور ۲۶؍جنوری ۱۹۵۰ کو جمہوری ملک قرار پایا تھا ہندستانیوں کو ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ کو سیاسی آزادی ملی تھی اور ۲۶؍جنوری ۱۹۵۰ کو آئینی آزادی ملی تھی اور یہ آزادی ایسے ہی نہیں ملی تھی اس کے لئے ہندستان کے تمام مذاہب کے ماننے والوں نے ایک ساتھ مل کے انگریزوں کے خلاف تحریک چلائی اس تحریک میں ہندو مسلم، سکھ، اور علماء کرام سب نے مل کر حصہ لیا اور ہندستان کو انگریزوں کے دور اقتدار سے آزاد کرایا خصوصا علماء کرام نے آزادی ہند کی خاطر اپنی جان ومال کو قربان کیا، ملک کی آزادی کے لئے پھانسی کے پھندوں پر چڑھنا فخر محسوس کیا اور انگریزوں کے خلاف فتوی جہاد دیا۔ آزادی کے لئے ہندو، مسلم، سکھ اور علماء کرام سب نے مل کر انگریزوں سے جنگ کی اور آزادی حاصل کی لیکن اس آزادی کا مقصد کیا تھا اس آزادی کا مقصد یہ تھا کہ ہندستان ایک جمہوری ملک ہو جس میں بسنے والے تمام لوگوں کے لئے ایک ہی قانون ہو اور ہر ہندستانی کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کا پورا حق ہو، اس ملک کے تمام شہروں کو مذہبی، علاقائی اور لسانی تفریق کے سماجی نابرابری، جہالت، غربت، ظلم وتشدد اور فرقہ وارانہ تعصبات سے بری سماج وجود میں آسکے۔

اس پر غور کیجئے کیا ہم ان سب میں آزاد ہیں ہمارے ملک کو آزاد ہوئے ۷۱؍سال ہو گئے ۱۹۴۷ء میں مجاہدین آزادی کے سامنے یہ جو مقصد تھا کیا یہ پورا ہو رہا ہے؟ آج مسلمانوں پر پورے ملک میں ظلم وجبر کیا جا رہا ہے اور طرح طرح سے پریشان کیا جاتا ہے مسلمانوں کے دینی مدارس اور مسجدوں کو غلط نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور مسلمانوں کو کبھی گائے رکشا کے نام پر اور کبھی لوجہاد کے نام پر پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا جاتا ہے ابھی الور کا معاملہ آپ لوگوں کے سامنے ہے کہ کس طرح ایک مسلمان کو گائے کے نام پر پیٹ پیٹ کر مار دیا گیا کیا آزادی کا یہی مقصد تھا؟ کیا جمہوریت کے نفاذ کی یہی وجہ تھی؟ آخر کس لئے ہم نے انگریزوں کے ناپاک چنگل سے اس ملک کو آزاد کرایا تھا؟ اگر ہم اس ملک کی بقا چاہتے ہیں تو ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے یا ہم کیا کر رہے ہیں؟ آج تمام سیاسی پارٹیوں اور مفاد پرست سیاست دانوں نے آزاد ہندستان کی تصویر کو بدنما بنا کر رکھ دیا ہے لیکن ایسے نازک وقت میں ضرورت ہے کہ ہم حالات کا مقابلہ صبر وتحمل سے کریں اور فرقہ پرست طاقتوں کی سازش کو ناپاک کرنے کے لئے ایسی حکمت عملی تیار کریں جس سے ہم کامیابی حاصل کر سکیں لہذا تمام باشندگان ہند سے پر خلوص درخواست ہے کہ نفرت وعداوت کی زنجیر توڑ کر ۱۹۴۷ء والا اتحاد واتفاق پیدا کریں اور آپسی بھاری چارہ کیساتھ اس ملک کی گنگا جمنی تہذیب کو قائم کریں۔

وطن کی خاک ذرا ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقین ہے پانی یہیں سے نکلے گا

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

آزادی کا دن اور ہماری ذمہ داری

یوم آزادی نمبر

بقلم: عبد الرازق اعظمی

حریت وآزادی، ایک بیش بہانعمت، قدرت کاانمول تحفہ اور جینے کااصل احساس ہے، اس کے برعکس غلامی وعبودیت ایک فطری برائی، کربناک اذیت اور خوفناک زنجیر ہے، جس میں زندگی بد سے بدتر ہوجاتی ہے، جائز اختیارات تک سلب ہوجاتے ہیں اور انسان زندہ لاش بن کررہ جاتا ہے، یہی وجہ ہیکہ بنی نوع انسانی کے ساتھ ساتھ حیوانات بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق غلامی کی زنجیروں کو توڑنے اور آزاد فضاء میں سانس کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔اور اس بات سے بھی کسی کومجال انکارنہیں کہ جس طرح شخصی آزادی نہایت اہم اور لابدی امر ہےاس سے کئی گنازیادہ اجتماعی آزادی کی اہمیت وضرورت ہے، ہر دانش مندقوم اس کے لئے کوشش کرتی ہے اور تن من دھن کی بازی لگادینے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔

اس وقت کو یاد کیجئے جب جنت نشاں ہندوستان میں سات سمندر پار سے بغرض تجارت آنیوالے انگریز قوم کی مسلسل ریشہ دوانیوں اور مقامی لوگوں کی غداریوں کی بناء پر مسلمانوں کی حکومتیں یکے بعد دیگرے ختم ہوتی چلی گئیں اور ملک پر انکا تسلط قائم ہوگیا، اور عوام ہندان کی ماتحتی اور غلامی میں زندگی گزارنے پر مجبور ہوگئی، لیکن علماء وقت کو ان تن کے گورے من کے کالے انگریزوں کی غلامی میں زندگی گزارنا گوارہ نہ ہوا، آخر علماء ہند نے تحریک آزادی کا خاکہ تیار کر کے آزادی کا نعرہ بلند کیا اور یہی نہیں بلکہ جان کی بازی لگادی، پھانسی کے پھندوں کو چوم کر فخر محسوس کیا، اپنا تن من دھن سب کچھ نچھاور کردیا، آخرکار ۱۵/اگست ۱۹۴۷ء کی صبح کا سورج ملک کے باشندوں کے لئے آزادی کا پیامبر بنادیا، اور عوام ہند کو انگریزی سامراج کے پنجہ استبداد سے ہمیشہ کے لئے نجات دلائی، آزادی کے وقت علماء ہند کے ذریعہ دی جانے والی قربانیوں کا ہم بغور مطالعہ کرتے ہیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹھاٹھیں مارتا سمندر ٹھہر گیا ہے، ہوا کے تیز وتند جھونکے سکتے میں آگئے ہیں۔

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہوذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

کچھ مقامی لوگوں نے بڑی بڑی مکاریاں کیں مختلف حربوں سے علماء کو پس پشت ڈالنے کی کوشش اور انکی مخالفت کی اور مکار انگریزوں نے بھی کوئی کسر روانہ رکھی، ہر قسم کی رکاوٹیں پیدا کیں، بہر حال ان کی مخالفتوں اور رکاوٹوں سے بنتا کیا کیوں کہ

مدّعی لاکھ برا چاہے تو ہوتا کیا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

ہر سال باشندگان وطن ۱۵/اگست کو ملک کی آزادی کا جوش وخروش سے جشن مناتے ہیں، ملکی سطح پر ہر علاقے میں رنگ برنگ کی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں، جبکہ عوام الناس بھی اپنے طور پر جلسے جلوس کا انعقاد کرتے ہیں، ان پر جوش تقریبات کے بعد ہم پھر ایک سال کے لئے سکتہ میں آجاتے ہیں، حالانکہ جشن آزادی تجدید عہد کا دن ہے اور ہمیں اجتماعی طور پر ۱۵/اگست کے دن اس عہد کو دہرانا چاہئے کہ جس مقصد کیلئے ہم نے لاکھوں قربانیاں دیکر اس وطن عزیز کو آزاد کرایا تھا ہم اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اسی جذبہ سے کام کریں گے جو جذبہ تحریک آزادی کے وقت تھا، کیوں کہ کچھ فرقہ پرست عناصر اور تعصب پسند لوگ ہمیں اپنی غلامی کی زنجیر میں جکڑنے کی کوشش کررہے ہیں، مدارس اسلامیہ اور مساجد ومکاتب اور مسلمانوں کے کردار کو مسخ کرنے کی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں، ایسے ہمارا صرف رسمی طور پر جشن آزادی منالینا، قومی جھنڈے میں کچھ پھول لپیٹ کر رسمی طور پر ہوا میں اڑادینا، اسے سلامی دینا اور اسکولوں کے بچوں کے درمیان کچھ شیرینی تقسیم کردینا وغیرہ وغیرہ، شاید ایک بے فائدہ اور بے مقصد عمل ہے۔ قارئین کرام! اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ یہ دن فرحت وشادمانی کا دن نہیں ہے، بلکہ اس دن میں خوب خوشی ومسرت کا اظہار کریں اور ایک دوسرے کو مبارکباد بھی پیش کریں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارے اوپر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنے اکابر واسلاف کی قربانیوں کی تاریخ پڑھیں، ان کی حیات وخدمات کا مطالعہ کریں، ان کی صفات وخصوصیات کو اپنے اندر جذب کرکے ان کے نقش قدم پر چلنے کا حوصلہ پیدا کریں، اور برادران وطن کو علماء اور مجاہدین آزادی کی وطن پرستی اور وطن کے لئے جذبہ صادق اور تڑپ سے روشناس کرائیں، انھیں بتائیں کہ آزادئ وطن کی تاریخ سے علماء کرام کی خدمات کو نکال دیا جائے تو تاریخ آزادی کی روح ختم ہوجائے گی، اخیر میں مولانا

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

کانگریس اور جمعیت کا آزادی میں کردار

بقلم: فرقان احمد

مسلمان کے ایک مکتبہ فکر کی رائے آپکے سامنے آچکی ہے اور اسی ضمن میں کانگریس کی رائے بھی جو سارے ملک کی نمائندگی کی دعویدار ہے مسلمانوں کے دوسرے مکتبہ فکر کی نمائندگی جمعیت علماء ہند کر رہی تھی اس نے اس سلسلہ میں اپنا نقطہ نگاہ اور اپنی پالیسی کے اظہار کے لئے ۱۶/ستمبر ۱۹۳۹ کو ورکنگ کمیٹی میں فیصلہ کیا کہ جمعیت علماء ہند کا نصب العین ہمیشہ سے مکمل آزادی رہا ہے اور وہ اسکو پانا شرعی، سیاسی اور اخلاقی حق سمجھتی ہے اور کوئی چیز جو اسکے حق کے راستے میں مزاحم ہو اسکے نزدیک قابل برداشت نہیں اس لئے ہم کسی نقطہ نگاہ سے بہ حالت موجودہ جنگ میں برطانوی امپریلزم کی امداد کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں پاتے ہیں ہم ساری جماعتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ خود بھی یہی فیصلہ کریں کہ اسی فیصلہ پر انکی نجات اور آزادی کا حقیقی مدار ہے ۷/فروری ۱۹۳۵ کو گول میز کانفرنس کی مجلسہ منتخبہ کی رپورٹ پیش ہوئی اور کانفرنس سے ہندوستان واپسی سے پہلے کئی کانگریسی لیڈران گرفتار ہو چکے تھے لارڈ اردن کی جگہ ایک سخت گیر انگریز جو پہلے ممبئی میں گورنر تھا لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند بنکر دہلی آیا اس نے سخت گیری کی پالیسی اپنائی گاندھی جی گرفتار ہوگئے دوسری طرف انڈیا ایکٹ کے تحت صوبوں کو محدود آزادی ملنے والی تھی، انڈیا ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ قریب آگئی تھی کانگریس میں ڈاکٹر مختار انصاری اور بیرسٹر آصف علی کی سرکردگی میں کانگریس کے حلقوں میں تحریک چلائی گئی کہ مجلس قانون ساز کے انتخاب میں حصہ لیا جائے اور حکومت کا مقابلہ حکومت کے ایوان میں بیٹھکر کیا جائے گاندھی جی الکشن میں حصہ لینے کے مخالف تھے اس لئے کانگریس ہائی کمان کے بہت سے لیڈران بھی الیکشن کے بائیکاٹ کے حق میں تھے ہائی کمان کے کچھ اہم لیڈران ڈاکٹر انصاری اور آصف علی کے موافق تھے اس طرح کانگریس میں دو گروپ ہو گئے اور اس اختلاف نے شدت اختیار کرلی یہ اختلاف اور کشمکش شدت ہی پر تھا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کانگریس کے صدر منتخب کرلئے گئے عہدہ صدارت سنبھالنے کے بعد ان سے درخواست کی گئی کی وہ اپنی حکمت عملی سے اس اختلاف کو ختم کرا کے دونوں گروپوں میں سمجھوتہ کی کوئی شکل پیدا کریں، تمام ذمہ دار اور اہم لیڈران دو حصوں میں منقسم ہو چکے تھے اور کسی گروپ کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا مولانا آزاد نے فیصلہ لیا کہ الکشن میں حصہ لینے کے حق میں جو لوگ ہیں وہ الکشن میں حصہ لے سکتے ہیں لیکن وہ کانگریس کا نام اور فنڈ استعمال نہیں کرینگے اپنے طور پر الکشن لڑیں گے جو لوگ الکشن کے حق میں نہیں ہیں وہ فیلڈ میں الکشن لڑنے والوں کی کسی طرح کی مخالفت نہیں کرینگے دونوں فریق اس فیصلہ پر راضی ہوگئے مسٹر آصف علی اور ڈاکٹر انصاری یہی چاہتے تھے الکشن میں حصہ لیا گیا خوش قسمتی سے اس انتخاب کے وقت ہندو مسلم کی فضا میں کوئی تناؤ نہیں تھا کانگریسی لیگ والوں کو تعاون دے رہے تھے اور لیگ والے کانگریس کے امیدواروں کی مدد کر رہے تھے اور انکے لئے دورے کر رہے تھے۔

متحد ہو تو بدل ڈالو نظام گلشن ☆ منتشر ہو تو کٹو مرو، شور مچاتے کیوں ہو

آج حالات نے پھر پلٹا کھایا ہے، فرقہ پرستی عناصر نت نئے عنوانات کے ساتھ مسلمانوں اور اقلیتوں کے خلاف منصوبہ بند سازشوں میں مصروف ہے، بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ اس وقت انھیں اقتدار کی سرپرستی بھی ملی ہے جو لوگ کل انگریز کی جوتیاں اٹھانا فخر سمجھتے تھے وہ آج ملک کے دروبست پر قابض ہیں شہریوں کی مال و جان کی حفاظت، ہر شہری کو اپنے مذہب کی اشاعت کا حق، اظہار رائے کی آزادی اور اقلیتوں کو اپنی تعلیمی و مذہبی ادارے قائم کرنے کا حق جیسی ہندوستان کی دستوری قدروں کو پامال کیا جارہا ہے موجودہ حکومت جب سے قائم ہے مسلمانوں اور اقلیتوں کے دینی و مذہبی اداروں کے خلاف بے بنیاد الزامات کا سلسلہ جاری ہے فساد میں ملوث افراد کو ہر سطح پر بچانے کی کوشش کی جارہی ہے، فساد کے متاثرین کو کوئی معقول معاوضہ بھی نہیں دیا جارہا ہے سرکاری و نیم سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی حصہ داری کم سے کم کی جارہی ہے، ریزرویشن سے انھیں محروم رکھنے کی سازشیں کی جارہی ہے نہ انھیں حفاظتی دستور میں لیا جارہا ہے اور نہ ہی انھیں کسی جسمانی تربیت کی اجازت دی جاتی ہے ہر شعبہ میں آر ایس ایس کی حسب منشاء بھگوا رنگ کو غالب کیا جارہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان حالات میں مسلمان کیا کریں، کیا ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھیں رہیں اور اپنا سب کچھ ہندوستان کے ظالم حکمرانوں کے رحم و کرم کے حوالے کر دیں، ظاہر ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اس کے لئے کسی بھی قیمت پر راضی نہیں ہو سکتے، مسلمانوں نے اس ظالم و جابر سامراج کا مقابلہ کرکے اسے ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا جس کی سلطنت میں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا تھا، آزادی کی لڑائی میں مسلمانوں نے ہراول دستہ کا رول ادا کیا ہے اور یہ کہنا کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ اگر مسلمان آزادی کی تحریک کی شروعات نہ کرتے اور اسے آگے بڑھا کر اس میں ہراول دستہ کا رول نہ نبھاتے تو شاید ہندوستان ابھی بھی غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوتا، یہ مسلمانوں اور انکے دینی و مذہبی اداروں بالخصوص دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علماء ہند کا طفیل ہے کی ہم آزادی کی فضا میں سانس لے رہے ہیں۔

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

یوم آزادی نمبر

۱۵راگست اور ہماری ذمہ داری

بقلم: محمد شاکر اعظمی

۱۵راگست تاریخ ہند کا ایک سنہرا باب ہے ہم 71 سال قبل ہندوستان کو انگریزوں کے قبضہ سے آزاد کروانے میں کامیاب ہو گئے تھے یہ آزادی ہمکو کئی قربانیوں کے بعد حاصل ہوئی تھی ملک کو آزاد کرانے کی کوشش بھی ایک طویل تاریخ رکھتی ہے ٹیپوسلطان شہید نے سب سے پہلے ہندوستان کو انگریزوں سے بچانے کی جدوجہد کی تھی اس وقت انگریزوں نے ہندوستان میں قدم نہیں جمائے تھے صرف بنگال میں انھوں نے کچھ حدتک کامیابی حاصل کی تھیں اور وہ بھی غداران وطن کی سازباز کے نتیجہ میں انھیں چند کامیابی حاصل ہوگئی تھیں ٹیپوسلطان نے انگریزوں کے خلاف جوتن تنہا جدوجہد کی تھی وہ ہندوستان کے دوسرے راجوں مہاراجوں کی جانب سے کسی طرح کا تعاون نہ ملنے کی وجہ سے کامیابی نہیں ہوسکی تھی اور اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان پر انگریزوں کو ایک طویل وقت تک حکومت کرنے کا موقع مل گیا تھا اور عرصہ دراز تک ہندوستان پر قابض بھی رہے بالآخر ایک طویل جدوجہد کے بعد ملک کے لوگوں میں آزادی کا جزبہ پروان چڑھا اور کئی قائدین نے بے شمار قربانیاں پیش کرتے ہوئے ملک کو آزادی دلائی تھی آزادی کی کوشش میں ہندوستان میں رہنے بسنے والے ہر شہری نے بلالحاظ مذہب وملت قربانیاں پیش کی تھیں یہ ہماری تاریخ میں بھی رقم ہے گاندھی جی ہوں کہ پنڈت نہرو ہوں، مولانا ابوالکلام آزاد ہوں کہ علی برادران ہوں شہید بھگت سنگھ ہوں کہ اشفاق اللہ خاں شہید ہوں یا پھر مولانا محمد علی جوہر ہوں سبھی نے حتی المقدور اس جنگ میں اپنا رول ادا کیا تھا اور انگریزوں کو ملک سے اپنا بوریہ بستر لپیٹنے پر مجبور کر دیا تھا ہندوستان کے عوام نے بھی اپنے مجاہدین آزادی کے ہر نعرے کی تائید وحمایت کرتے ہوئے آزادی کی جدوجہد کو پروان چڑھانے میں اہم رول ادا کیا تھا آج ہم آزادی کے بعد 71 سال کا سفر طے کر چکے ہیں لیکن آج ایسا لگتا ہے کہ آزادی کی تاریخ کو مسخ کیا جارہا ہے اور آزادی کے حقیقی ثمرات سے ہندوستانی عوام محروم دکھائی دیتے ہیں، آزادی کی سات دہائیوں کے بعد بھی ہندوستان میں بے شمار طرح کے مسائل ہیں غریب عوام کو آج تک اپنے بنیادی مسائل سے آزادی نہیں ملی ہے آج بھی غریب عوام کی زندگی صرف دووقت کی روٹی حاصل کرنے اور تن ڈھانکنے کے لئے کپڑوں کے حصول تک محدود رہ گئی ہے آزادی کے معماروں نے ہندوستان کو جس راہ پر گامزن کرنے کا خواب دیکھا تھا اس راہ سے ہندوستانی نے خود الگ کر لیا ہے آزادی کی بے مثال تاریخ کو مسخ کرتے جارہے ہیں اور برسراقتدار طبقہ یا تعصب کی عینک لگانے والے لوگ اس میں بھی فرقہ پرستی کا زہر شامل کرتے جارہے ہیں اور تاریخی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جارہا ہے مسلمان مجاہدین آزادی کے رول کو بتدریج تاریخ سے حذف کرتے ہوئے فرقہ پرستوں کو مجاہدین آزادی کے طور پر پیش کرنے کی مذموم کوششیں پوری شدت کے ساتھ ہورہی ہیں یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے نتیجہ میں نئی نسل آزادی کی حقیقی تاریخ سے بے بہرہ رہیگی ایسے حالات میں ہمارے اوپر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم آزادی کا جشن پورے جوش وخروش کے ساتھ منائیں کیونکہ ہم نے ایک صبر آزما جدوجہد کے بعد اور کئی طرح کی قربانیاں پیش کرنے کے بعد یہ آزادی حاصل کی ہے لیکن آزادی کے حقیقی معنی اسی وقت پورے ہوسکتے ہیں جب ہم ملک کے عوام کو انکے مسائل سے راحت دلائینگے حقیقی آزادی اسی وقت محسوس کی جاسکے گی جب ہندوستان جیسے عظیم ملک سے فرقہ پرستی کا خاتمہ کرتے ہوئے سماج کے تمام طبقات کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے گا حقیقی آزادی اس وقت کہی جاسکے گی جب ہم سماج سے تمام طبقات کے آزادی کی کوشش میں رول کو پوری دیانتداری کے ساتھ پیش کرتے ہوئے نئی نسل کو اس سے واقف کرائینگے اگر ہم یہ سب کچھ فراموش کر کے سیاسی داؤپیچ اور مخصوص نظریات کو فروغ رکھنے کا عمل جاری رکھیں گے تو حقیقی آزادی کے ثمرات سے ملک کے عوام کو محروم کرنے کی مرتکب قرار پائیں گے۔

شائع کردہ: **بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ**

Mob.8808313177 9170121414

یوم آزادی نمبر

A great day in India & our responsibilities

یوم آزادی نمبر

Written by Mohd Razique

Independence Day is an annual festival in India. It is celebrate on 15th Aug every year, India gained its freedom from British Empire, on 15Aug 1947, Hen ce this day is very important for the citizens of India, This day reminds us of the struggle of the freedom fighter who sacrificed their lives & wealth for their country.

On this day we celebrate our freedom we are a liberated& free co untry. Our democratic rights as citizen of India ae secured. We are a self-ruled democ ratic country. We have voting rights & rights to choose our Government. The feeling of freedom & self-reliance fills our heart with unparalleled happiness, however e must remember that the fragramu of free air that we are experiencing is not really free . it's th e must of tireless efforts and countless serious of our country. A gorgeous independence day ce remony that is had every year at red fort in new Delhi makes every Indian proud o his cou ntry on 15 august 1947 jawahar lal Nehru the first prime minister of India hosted the n ational flag of India following that occasion on every independence day the prime minister hor st the color national flag and air a speech . the minister addressees the nation and pays h onor tribute to the know and freedom fighter who starred freedom for us. The national ant hem of India is sung parades of India fours and held . this is a great moment for eve ry Indians. Independence day is celebrated in all states Union Terri Tories of India . t he national flag hoisting remony is also observed in school, Colleges, soli ties and government o ffices. Building are decorated in three color and lights. And that event meets a fee ling on oneness gt. Blossomed in the heart of all the people of our country . 15th a ugust is also celebrate as india day by people of India origin and N R I 's in various worl d. Homan and tribute B paid to the freedom fighters who lost their lives and with for sec union freedo for the country. It's very important that we pay iribate these known and unknown Lead er. We are the father of our country and we should be rady to sacrificed every there for our country.

شائع کردہ :بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

جمہوری ملک میں آزادی کا مطلب

بقلم: محمد ارسلان

ہمارے جدامجد کی بے پناہ کوششوں کی وجہ سے آج سے ۷۱ سال پہلے ہمارا دیش ہندوستان آزاد ہو چکا ہے اللہ کا ہم پر بہت ہی بڑا انعام واکرام ہے کہ آج ہم ایک آزاد ہندوستان میں زندگی بسر کررہے ہیں-اور سب سے بڑھ کر یہ ہیکہ ہم ایک جمہوری ملک میں زندگی بسر کررہے ہیں اور یہ اس پوری کائنات میں ایک واحد جمہوری ملک ہے جہاں پر مذہب اور ہر دھرم کے لوگ آباد ہیں اور اپنے دین ودھرم کے رسم ورواج ,سنت وعادات پر آزادانہ طور سے عمل کرتے ہیں اور اس معاملے میں کسی کو بھی دخل اندازی کرنے یا کسی بھی قسم کی چوں وچراں کرنے کی اجازت نہیں ہے یہ چیز ہندوستان کے آئین وقانون میں سے ہے اسمیں حکومت کو اور حکومت کے خدمتگاروں کو اس ملک کا کوئی بھی شخص خواہ وہ کتنے ہی بلند عہدے پر فائز ہو اسکو ہرگز اختیار نہیں ہے کہ وہ اسمیں کسی بھی طرح کی دخل اندازی کرے اور انکو انکے دین دھرم کے رسوم وعقائد پوجا وعبادات,قربانی وبلی غرض انکے کسی بھی دینی شعائر پر عمل پیراں ہونے میں رکاوٹ پیدا کرے اور ایک انسان ہونے کے ناطے آزادی ہمارا حق ہے آزادانہ زندگی بسر کرنا انسانی فطرت میں سے ہے انسان اگر آزاد نہیں ہے تو وہ پنجڑے میں بند جانور کیطرح ہے جسکی زندگی کو تمام عیش وعشرت سے محروم کردیا جاتا ہے لیکن اللہ کے فضل وکرم سے ہندوستان نے ہمیں ہمارے سارے انسانی حقوق سے سرفراز کیا ہے لیکن اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں ہیکہ ہم کھلے سانڈ کیطرح دیش میں رہیں جب من کیا اور جہاں من کیا وہیں بیٹھ گئے اور جیسے چاہا سڑکوں کو عبور کرگئے یہ درست نہیں ہے بلکہ ان سب کیلئے کچھ ضابطے ہونے چاہیئے جسطرح ہمارے اسکولوں میں اور ہمارے کھیلوں میں مختلف طرح کے قانون وضوابط ہوتے ہیں تاکہ ہمارے اسکولوں اور کھیلوں کا نظام اچھی طرح چل سکے اور اسمیں کسی بھی طرح کا کوئی بھی خلل نہ پیدا ہو ٹھیک اسی طرح دیش کو چلانے کیلئے بھی کچھ قانون وضوابط کی ضرورت پڑتی ہے ہندوستان نے بھی ہمارے لئے بہت ہی مناسب اور بہتر قانون وضع کیا ہے ایک ہندوستانی ہونے کے ناطے ہمارا یہ فرض ہیکہ خود بھی اسپر عمل کریں اور دوسروں کو بھی اسکی ترغیب دیں-آزادی کا مطلب من مرضی کرنا نہیں جس آزادی کیلئے لاکھوں جوانوں نے اپنی جانیں قربان کردیں,جس آزادی کیلئے قندیل کو لئے ہوئے وہ تاریک راتوں چلتے رہے کیا ہم آج اس آزادی مطلب سمجھتے آج ہم آزاد ہندوستان تو ضرور ہیں لیکن ایک آزاد ہندوسانی کے فریضے سے بالکل غافل ہیں اگر ایسا نہیں تو آج آزادی کے اتنے سال بعد بھی ہندوستان کی ایسی حالت نہ ہوتی جیسا کی عصر حاضر میں چل رہی ہے-

برسوں کی مسلسل محنت کا انعام تو پایا ہے لیکن
مزدور کو جسکی خواہش تھی افسوس یہ وہ انعام نہیں

کیا آزادی ہمیں اسلئے ملی ہیکہ ہم جب چاہیں قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیں اور ہنگامہ برپا کریں اپنے کام میں تساہل پیدا کرنے کے لئے دوسرے کے حقوق کو صلب کردیں موقع ملتے ہی ذات اور مذہب اور ذات کے نام پر دنگے فسادات کریں آزادی کا مطلب راہ چلتی عورتوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا ہے یا پڑوسیوں کو پریشان کرنا ہے یا کرپشن کو بڑھاوا دینا ہے اگر یہی آزادی کا مطلب ہے تو معاف کیجئے اس سے بہتر یہ ہوتا کہ ہم آزاد ہی نہیں ہوئے ہوتے کیا ٹرافک رول توڑنا آزادی ہے یا سڑکوں پر گندگی پھیلانا آزادی ہے کیا پبلک پلیس میں مذہبی پروگرام کرنا آزادی ہے یا مذہب یا دھرم کے نام پر فتنے وفسادات برپا کرنا آزادی ہے اگر ایسا ہے تو معاف کیجئے کوئی بھی مذہب یا دھرم کسی پر ظلم وزیادتی کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

میں امن پسند ہوں میرے شہر میں دنگا رہنے دو☆لال اور ہرے میں مت بانٹو میری چھت پہ ترنگا رہنے دو

یہ سب نہایت ہی افسوس ناک بات ہے اگر ہم ان سبھی امور سے باز نہیں آئے اور دوسروں کو ایسا کرنے سے نہیں روکا تو وہ وقت دور نہیں کہ جس آزاد ہندوستان کو جوانوں نے اپنے لہو سے سینچا جس آزادی کے لئے انھوں نے جام شہادت نوش فرمائی وہ ہمارے ہاتھوں سے ریت کی طرح پھسل جائیگی-اور آخر میں رب العالمین سے یہ التجا ہے کہ ہمیں اپنے اسلاف کی فکر کا حامل بنا اور اسی کے ساتھ ساتھ انکی فکر پر عمل پیراں ہونے اور انکے خوابوں کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرما-آمین

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

یوم آزادی اور موجودہ صورت حال

بقلم: محمد مذکر اعظمی

ہندوستان نے ۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی حاصل کی تھی جنگ آزادی کے سالہا سال کی محنت اور لاکھوں جانوں کی قربانیوں کے بعد ملک ہندوستان انگریزوں کے تسلط سے آزاد ہوا ہندوستان کے لوگ ہر سال ۱۵/ اگست کو یوم آزادی کے طور پر مناتے ہیں ہزاروں لاکھوں ستم سہنے کے بعد اس ملک نے آزادی کا ذائقہ چکھا تھا اسی آزادی کی صدا بلند کے عوض میں علماء کی گردنوں کو کاٹ کر درخت پر لٹکایا گیا تھا اسی آزادی کو دیکھنے کے لئے ماؤں نے اپنے سپوتوں کی جدائی برداشت کی تھی اسی خاطر جوانوں نے اپنے سر پر کفن باندھ کر اپنی زندگی ہندوستان کی آزادی کے لیے وقف کر دی تھی آزادی کے خواب تعبیر کرنے کے لئے بے شمار عورتوں کو بیوہ ہونا پڑا اسی آزادی کے حصول کے لئے لاکھوں بچے یتیم ہوئے تھے جب انگریز کے خلاف علم بغاوت بلند ہوا تو انگریزوں نے باغیوں کو تڑپا تڑپا کر مارنا شروع کیا تو ہمارے علماء جان کی پرواہ کئے بغیر میدان کارزار میں کود پڑے۔ اس ملک کی آزادی میں جہاں برادران وطن کی جانیں گئیں وہیں سب سے زیادہ علماء نے جام شہادت نوش کیا لیکن آج ہم نے اس آزادی کی قدر کو بھلا دیا آج ہم آزادی اور جمہوریت کے تقاضوں کو اپنے پیروں تلے روند رہے ہیں آپسی بھائی چارگی کو ختم کر کے انسانیت کو ذات پات کی زنجیروں میں ڈال کر مذہب کے نام پر سیاست کے نام پر کالے گورے کے نام پر ایک عام آدمی کا جینا دشوار ہو گیا ہے ان سب سے جہاں ہم مجاہدین آزادی کی محنتوں پر پانی پھیر رہے ہیں مستقبل میں ملک کو خطرے میں ڈال رہے ہیں کیا آزادی کا یہی مقصد تھا؟ آخر کس لئے ملک کو انگریزوں کے چنگل سے آزادی کرایا گیا تھا؟ ذرا سوچئے کہ ہم اپنی آزادی کی بقا چاہتے ہیں یا بربادی؟ اگر بقا چاہتے ہیں تو ہمیں کیا کرنا چاہئے اور ہم کیا کر رہے ہیں آج تمام سیاسی پارٹیوں اور مفادی سیاستدانوں نے آزاد ہندوستان کی تصویر کو بدنما بنا کر رکھ دیا ہے جب تک یہ سیاسی پارٹیاں تعصب خودنما ناانصافی حق تلفی اور عدم رواداری کی راہ چھوڑ کر یکجہتی انصاف پسندی سچائی اور انسان دوستی کے راستے پر نہیں آئیں گی تب تک ملک کی فضا ناگوار رہے گی اور یہاں کا ہر باشندہ پریشان رہے گا۔ خدا جانے کب اس ملک کی تصویر بدلے گی؟

وطن ہمارا ایسے نہ چھین پائے کوئی
رشتہ ہمارا ایسے نہ توڑ پائے کوئی
دل ہمارے ایک ہیں ایک ہے ہماری جان
ہندوستان ہمارا ہے ہم ہیں اسکی شان

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

یوم آزادی نمبر

تحریک آزادی ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک

بقلم: ابو الفیض

ہمارے وطن عزیز ہندوستان کو آزاد ہوئے ۷۱ سال ہو گئے ہندوستان ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو انگریزوں کے ناپاک چنگل سے آزاد ہوا تھا ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو جمہوری قانون بنا تھا اس آزادی کیلئے ہمارے ملک کے تمام لوگوں نے ایک ساتھ تحریک چلائی جسمیں ہندو، مسلم، سکھ اور خصوصا علماء کرام نے حصہ لیا۔

۱۸۵۷ء یہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عروج کا زمانہ تھا اسوقت انگریز پورے ہندوستان میں قبضہ کر چکے تھے اور یہاں کے باشندوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے لگے تھے تو ہندوستانیوں کے دلوں میں آزادی کا جزبہ پیدا ہوا تو اسکے خلاف ہندوستان میں بسنے والے تمام لوگوں نے ایک ساتھ ملکر تحریک چلائی جسمیں علماء کرام پیش پیش تھے ۱۸۵۷ء جب میرٹھ میں انگریزی فوج کے سپاہیوں نے علم بغاوت بلند کیا تھا اسی وقت سہارنپور اور تھانہ بھون کے اطراف میں بھی اس کی بازگشت سنائی دینے لگی تھی۔ اسی دوران یہ واقعہ پیش آیا کی تھانہ بھون کے مشہور رئیس قاضی عنایت علی صاحب کے بھائی قاضی عبد الرحیم صاحب اپنی ضرورت سے ہاتھی خریدنے کیلئے سہارنپور تشریف لے گئے۔ اس زمانے میں ہاتھی بہت بڑی جنگی طاقت سمجھا جاتا تھا۔ کسی نے انگریز کو مخبری کردی کی قاضی صاحب بغاوت کیلئے ہاتھی خرید رہے ہیں۔ چنانچہ سہارنپور کے مجسٹریٹ مسٹر اسپنکی نے ان کو گرفتار کر کے پھانسی پر لٹکا دیا۔ یہ خبر جب تھانہ بھون پہنچی تو پورے علاقہ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور انگریز سے نفرت کا لاوا ابلنے لگا۔ سب سے پہلے جہاد کے کیلئے حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی، امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حافظ ضامن شہید صاحب نے اپنے مرسد برحق حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی، اور انکی قیادت میں باقاعدہ اپنے علاقہ میں حکومت کا نظام قائم کر کے منظم انداز میں فوجی کاروائیاں شروع کردی۔ اور علماء نے ریشمی رومال کی تحریک چلائی۔

جب حضرت شیخ الہند اپنے رفقاء کے ساتھ ممبئی کے ساحل پر پہنچے تو ہزار ہا افراد نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں مہاتما گاندھی اور مولانا عبد الباری فرنگی محلی سمیت بڑے بڑے قائدین شامل تھے۔ آپ نے اسی موقعہ پر آئندہ کی حکومت عملی پر ان حضرات سے گفتگو فرمائی۔ پھر دیوبند تشریف لائے۔ اسی دوران ۹ جون ۱۹۲۰ء کو خلافت کانفرنس الہ آباد میں تحریک ترک موالات شروع کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا۔ جس کی تائید میں ۱۹ جولائی ۱۹۲۰ء کو حضرت شیخ الہند نے ترک موالات کا فتوی جاری کیا اور انگریز سرکار کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان فرمایا۔ اسی فتوی کو تشریح کے ساتھ مولانا ابو المحاسن سجاد نے مرتب فرمایا جو جمعیۃ علماء ہند کیطرف سے ۴۷۴ علماء کی دستخطوں کے ساتھ سائع کیا گیا۔ ۶ ستمبر ۱۹۲۰ء کو کلکتہ میں جمعیۃ علماء کا خصوصی اجلاس منعقد ہوا جسمیں ۲۰۰ علماء نے ترک موالات کی تجویز پیش کی۔ سب سے پہلے کامل آزادی کا نعرہ جمعیۃ علماء ہند نے بلند کیا۔ اسکے علاوہ علماء نے بہت سی تحریکیں چلائیں جسکی وجہ سے ہندستان کو آزادی ملی۔ ٹیپو سلطان، مہاتما گاندھی، مولانا ابو الکلام آزاد، بھگت سنگھ، جواہر لال نہرو، اشفاق اللہ خان ان سب نے بھی آزادی میں قربانیاں پیش کیں۔

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

جنگ آزادی میں مسلمانوں کا کردار

یوم آزادی نمبر

بقلم: محمد فرحان

آج ہم جس ملک میں آزادی کی سانس لے رہے ہیں اس کا نام ہندستان ہے آج سے کچھ سال قبل اسکو سونے کی چڑیا کہا جاتا تھا جس کی وجہ سے انگریز رہزنوں نے اس ملک کو لوٹنے اور اس پر قابض و متصرف ہونے کیلئے بڑی جدو جہد اور کوشش کیں اور تقریبا دوسوسالوں تک حکومت کی اور اسکو آزاد کرانے کیلئے یہاں کی عوام ہمارے اکابرین نے نمایاں کردار ادا کیا تب جا کر ہمیں آزادی کی سعادت نصیب ہوئی اور یہ آزادی اتنی آسانی سے نہیں ملی بلکہ قربانیوں اور جان و مال کے نذرانے پیش کرنے کے بعد تب کہیں جا کر آزادی ملی اس دیش کو آزاد کرانے میں یہاں کی عوام اور ہر مذہب کے لوگوں نے بڑی قربانیاں دیں لیکن ان میں سب سے نمایاں کردار مسلمانوں کا ہے جیسا کہ بعض نے کہا ہے اگر مسلمان اس دیش کو آزاد کرانے میں حصہ نہ لیتے تو آج بھی یہ دیش آزاد نہ ہوتا ہندستان کی تحریک آزادی میں مسلمانوں کا قدرتی طور پر بہت ممتاز و نمایاں رہا ہے انھوں نے جنگ آزادی میں قائد اور رہنماں کا پارٹ ادا کیا جس کی علت یہ تھی کہ انگریزوں نے اقتدار مسلم حکمرانوں سے چھینا و سلب کیا تھا اقتدار سے محرومی کا دکھ اور درد مسلمانوں کو ہوا انھیں حاکم سے محکوم بنا پڑا اس کی تکلیف اور دکھ جھیلنا پڑا اس لئے محکومیت و غلامی سے آزادی کی اصل لڑائی بھی انہیں کو لڑنی پڑی شروع شروع میں انگریزوں سے باقاعدہ منظم جنگ نواب سراج الدولہ کے نانا علی خان نے ۱۷۵۶ء میں کی اور ان کو شکست دی کلکتہ کو انھوں نے اپنا مرکز بنایا تھا فورٹ ولیم(fort william)(Diamond Harbour)(یہ دو خاص مرکز کلکتہ میں تھے جب سراج الدولہ حاکم ہوئے تو انھیں یہ محسوس ہوا کہ انگریز ملک پر حاوی ہو رہے ہیں اور ان کو ملک سے نکالنا ضروری ہے تو جنگ کیا اور اس جنگ میں شکست کھائی ۱۷۵۷ء میں فوج نے ان دار السلطنت مرشد آباد میں انھیں شہید کر دیا اس کے بعد پلاسی کی جنگ ۱۷۵۷ء اور بکسر ۱۷۶۴ء کی جنگ ہندستانیوں کی شکست پر ختم ہوئی اس کے بعد انگریز بنگال بہار اور اڑیسہ پر قابض ہوئے اس کے بعد حیدر علی دکن فرمارواں جن کے صاحبزادے ٹیپو سلطان کے ذکر کے بغیر جنگ آزادی کی تاریخ ادھوری ہوگی جو مستقل انگریزوں کا چیلنج بنے رہے حیدر علی اور ٹیپو سلطان نے انگریزوں سے چار جنگیں کیں قریب تھا کہ انگریز بے دخل ہو جاتے مگر انھیں کے امراء کی غداری سے ۴ مئی ۱۷۹۹ء کو سرنگا پٹنم کے معرکہ میں شہید ہو کر سرخروئی حاصل کی ٹیپو سلطان کی شھادت اور ہزاروں افراد کے قتل کے بعد ملک میں برطانوی اثرات بڑھتے چلے گئے اسی زمانے میں بڑی تعداد میں مدارس کو تباہ کیا گیا انھیں کی کوششوں کے ساتھ ایک تحریک وجود میں آئی جس کے بانی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۷۶۲ء ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ۱۸۲۴ء میں اپنے والد کی تحریک کو آگے بڑھایا اور انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتوی دیا جس میں ہندستان کو دار الحرب قرار دیا بعد میں تحریک کو انگریزوں نے وہابی تحریک کا نام دے دیا پھر اس تحریک کی پاداش میں علماء کی جماعت تیار ہوئی ۱۸۵۷ء میں ان میں مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی مولانا رشید احمد گنگوہی مولانا قاسم نانوتوی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور دوسرے بہت سے علماء غدر ملزمان انگریزوں کی نگاہ میں اتنے بڑے مجرم تھے کہ انھیں عام پھانسی دیتے یا انڈمان کے جزیرے میں بھیج دیتے اور جنگ آزادی میں علماء دیوبند کا نمایاں کردار رہا اسی زمانے میں مولانا قاسم نانوتوی نے اسلام کی بقاء اور تہذیب کی حفاظت کے لئے انھوں نے ایک تحریک چلائی جس کو تحریک دیوبند کہا جاتا ہے پھر ۱۸۸۵ء میں انڈین نیشنل کانگریس عمل میں آیا جس کے بانیوں میں مسلمان بھی شامل تھے پھر ۱۹۱۲ء میں ریشمی رومال تحریک کی ابتداء ہوئی جس کے بانی فرزند اول دار العلوم دیوبند تھے جن کو دنیا شیخ الھند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی کے نام جانتی ہے ۱۹۱۷ء میں شیخ الھند اور ساتھیوں کو بحیرہ روم میں واقع جزیرہ مالٹا جلاوطن کیا گیا ۱۹۱۹ء میں جمعیۃ العلماء کا قیام عمل میں آیا ۱۹۱۹ء میں جلیان والا باغ سانحہ جس میں کئی افراد ہلاک ہوئے انھیں ایام میں تحریک خلافت وجود میں آئی جس کے بانی حضرت مولانا جوہر تھے پھر شیخ الھند کی رہائی کے بعد سب سے پہلے ۲۹ جولائی ۱۹۲۰ء کو ترک موالات کا فتوی شائع ہوا ۱۹۲۰ء میں گاندھی جی اور مولانا ابوالکلام نے غیر ملکی بائیکاٹ اور نان کو آپریشن (ترک موالات) کی تجویز پیش کی ۱۹۲۱ء میں مویلا بغاوت ۱۹۲۲ء میں چوراچوری میں پولس فائرنگ ۱۹۳۰ء میں تحریک سول نافرمانی و نمک آندولن ۱۹۴۲ء میں ہندستان چھوڑو تحریک چلائی مسلمانوں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ انہیں کی ایثار و قربانیوں کی وجہ سے آج ہم چین کی سانس لے رہے ہیں۔

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

15 अगस्त स्वतंत्र दिवस

يوم آزادی نمبر

असद खान

15 अगस्त हमारा राष्ट्रीय पर्व जिसे पूरा देश एक साथ मिलकर मनाता है। 15 अगस्त के दिन को भारत के इतिहास का सबसे सर्वश्रेष्ठ दिन माना जाता है क्योंकि 15 अगस्त 1947 को हमारा देश गुलामी की जंजीरों को तोड़ते हुए स्वतंत्र हुआ था और देश को आजाद करने के लिए न जाने कितने स्वतंत्रता सेनानियों ने अपनी जान गंवाई थी। 200 साल तक ब्रिटिश साम्राज्य की गुलामी और अत्याचार सहने के बाद भारत को आजादी मिली थी। जिसकी खुशी में पूरा देश जश्न मनाता है।

आज हम जश्न मना रहे हैं, खुले में सांस ले रहे हैं, आजाद घूम रहे हैं, लेकिन एक समय था जब लोग आजादी पाने के लिए संघर्ष कर रहे थे। अंग्रेजों ने भारतीयों पर बहुत अत्याचार किया था और लोग उसे सहन कर रहे थे। लेकिन हमारे देश में ऐसे-ऐसे अनमोल हिरे जन्मे जिन्होंने भारत को आजादी दिलाने के लिए अपना सब कुछ त्याग दिया। लेकिन यहां जो सबसे ध्यान देने वाली बात ये है कि ऐसा नहीं है कि उनके परिवार नहीं थे। लेकिन उन्होंने अपने परिवार के बारे में नहीं बल्कि पूरे देश के परिवार के बारे में सोचा और बस आजादी के लिए जंग लड़ने निकल गए। लेकिन सिर पर कफन बांध कर भारत माता को आजाद कराने की जंग में अनेक कष्ट सहने पड़े। उन स्वतंत्रता सेनानियों के कारण ही भारत आजाद हुआ और उन महान व्यक्तियों के बलिदान की वजह से ही हम सब मिलकर 15 AUGUST को भारत का 72वा INDEPENDENCE DAY मना रहे हैं।

भारत के कई वीर सपूतों ने इस देश को आजादी दिलाने के लिए अपना सब कुछ खो दिया खुद की जान की परवाह तक नहीं की और आखिरकार उन्होंने देश को आजादी दिला ही दी। लेकिन अब ये हमारा कर्तव्य है कि हम उनके दिखाए रास्तों पर चले और भारत की अखंडता, एकता, पंथनिरपेच्छता को बनाए रखे। यहीं हमारी मातृभूमि है और हम आज़ाद भारत के आज़ाद नागरिक है। हमें हमेशा बुरे लोगों से अपने देश की रक्षा करते रहनी चाहिए। ये सिर्फ सीमा पर खड़े आर्मी या पुलिस के जवानों का नहीं बल्कि हम सभी की जिम्मेदारी है कि हम अपने देश को आगे की ओर ले जाये और इसे दुनिया का सबसे अच्छा देश बनाये।..

شائع کردہ :بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

یوم آزادی نمبر

جنگ آزادی اور موجودہ صورت حال

بقلم: محمد سلیم اعظمی

ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کا کردار تاریخ میں ایک سنہرے باب کی حیثیت رکھتا ہے یہ مسلمانوں کی حب الوطنی، جوش، ولولہ اور ایثار و قربانی کی لافانی داستان ہے تقریبا ایک صدی تک چلنے والی تحریک آزادی میں مسلمانوں نے ایک بے مثال کردار ادا کیا اور مادر وطن کے انگریزوں کے پنجہ غلامی سے آزاد کرانے کے لئے نا صرف قابل بیان اذیتیں برداشت کیں بلکہ جان و مال کی عظیم قربانیاں دینے سے بھی بعض نہیں آئے۔ ہندوستان میں موجود مسلمانوں اور ہندوں کے درمیان مضبوط اتحاد کو توڑنے اور نفرتوں کے خلیج وسیع کرنے کا سبب نکل آیا مذہبی جنونیوں اور فسطائی قوتوں نے اس صورت حال کا بھرپور نا جائز فائدہ اٹھایا تاریخ کو یک طرفہ فرقہ وارانہ اور غیر متناصفانہ انداز میں لکھنے کی مہم چلائی گئی جس کیوجہ سے ملک کا سیکولر فریم ورک تباہ و برباد ہو گیا اس طرح سے ملک کے لئے مسلمانوں کی قربانیوں پر پردہ ڈالتے ہوئے انہیں ملک کے وفاداروں کے بجائے ملک کے غداروں کی صورت حال میں دنیا کے سامنے پیش کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ جب بھی جنگ آزادی کے مجاہدین اور شہیدوں کی بات ہوتی ہے تو مسلمانوں میں بس ایک مولانا ابوالکلام کا سرسری تذکرہ کر کے بات ختم کردی جاتی ہے واقعہ جنگ آزادی کی تاریخ کو فرقہ وارانہ رنگ دینے والوں نے مسلم انقلابیوں شاعروں اور مصنفین کے Contifution کو جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آج کی نسل اس پہلو سے بالکل لاعلم ہے اور منفی پروپیگنڈہ کیوجہ سے ہندوں اور مسلمانوں کے درمیان پائی جانے والی خلیج آئے دن وسیع ہوتی جا رہی ہے۔

قارئین جنگ آزادی کی تاریخ علماء ہند کی عظیم قربانیوں کے تذکرے کے بغیر نامکمل رہ جاتی ہے جہاں ایک طرف حاجی امداد اللہؒ نے مجاہدوں کی کمان سنبھالتے ہوئے انگریزوں کو شاملی کے محاذ پر ناکوں چنے چبوائے تو وہیں دوسری طرف یوپی مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا گنگوہیؒ جیسے علماء کرام نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا محاذ سنبھالا مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا عبیداللہ سندھیؒ، مولانا سیف اللہؒ وغیرہ نے آزادی میں بھرپور حصہ لیا اور حکومت کے عتاب شکار بھی ہوتے رہے۔

قارئین ان تمام قربانیوں کے باوجود آج ہم آزاد ہوتے ہوئے بھی آزاد نہیں ہمیں اپنے ہی ملک میں چین و سکون سے جینے نہیں دیا جاتا کہا جاتا ہے کہ انہیں پاکستان بھیج دیا جائے ہندوستان کو آزاد کرانے میں جتنی قربانیاں مسلمانوں نے دی اتنا کسی قوم نے نہیں دی اوپر سے ہمیں ہی غدار کہا جاتا ہے قارئین میں اپنی بات کو زیادہ طویل نہ کرتے ہوئے اس شعر پر ختم کرتا ہوں کہ۔

جب گلستان کو خوں کی ضرورت پڑی ☆ سب سے پہلے ہی گردن ہماری کٹی
پھر بھی کہتے ہیں ہم سے یہ اہل چمن ☆ یہ چمن ہے ہمارا تمہارا نہیں

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

یوم آزادی نمبر

کیا آج ہم آزاد ہیں؟

یوم آزادی نمبر

بقلم: عبدالعظیم اعظمی

یوم آزادی کا دن ہے جسے عام طور سے پندرہ اگست کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس دن پورے ہندوستان میں لوگ آزادی کی خوشیاں مناتے چلے آ رہے ہیں اور ہر سال مناتے ہیں جیسا کہ ہندوستان کی عوام نے ۱۹۴۷ء میں منائی تھی ایا ہمیں معلوم ہے یہ خوشیاں ہم کیوں مناتے ہیں؟ یا اسلئے مناتے ہے کہ ہمارے وطن عزیز اور اسکی عوام کو اس دن غلامی کی زنجیروں سے نجات ملی اور انگریز اس وطن کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔اس بات سے کسی کو بھی انکار نہیں کہ اس وطن کی آزادی کیلئے یہاں کی عوام نے جان و مال کا نذرانہ پیش کیا لیکن اس دیش کی آزادی میں سب سے بڑا کردار ہمارے اسلاف علمائے دیوبند کا ہے جنہوں نے اس دیش کی خاطر صرف اپنا ہی جان و مال نہیں بلکہ اپنے بیوی بچوں کو بھی قربان کر دیا جسکی ایک لمبی تاریخ ہے جسے اگر سال بھر بیان کیا جائے تو نہیں کیا جا سکتا تو اس مختصر سے صفحے پر کیسے بیان کیا جا سکتا ہے البتہ یہ بات ذہن میں رہے کہ اس دیش کی آزادی میں مسلمانوں کا سب سے بڑا کردار ہے لیکن یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کیا ہم آزاد ہیں؟ حقیقت تو یہ ہیکہ اس ملک کو آزاد ہوئے ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک ہمیں آزادی حاصل نہیں ہوئی بلکہ روز بروز ہماری پریشانیاں بڑھتی جا رہی ہیں اگر ہم آزاد ہوتے تو آج کے دن ہمیں لوگوں کے چہرے چمکتے ہوئے نظر آتے لیکن ایسا نہیں ہے جہاں بھی نظر اٹھا کر دیکھئے لوگ مایوسیوں کے شکار نظر آتے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم یہ جو آزادی منا رہے ہیں صرف رسمی طور پر ہم قومی جھنڈے میں کچھ پھول لپیٹ کر ہوا میں اڑا دیتے ہیں قومی ترانہ گا لیتے ہیں اسکول کے بچوں کے درمیان کچھ مٹھائیاں تقسیم کر دیتے ہیں کیا اسی کا نام آزادی ہے کیا ہمارے اسلاف نے اس وطن کیلئے اپنی جان و مال کو اسی لئے قربان کیا تھا کہ ہم آزادی بھی منائیں اور غلامی کا طوق بھی ہمارے گلے میں لٹک رہا ہوں۔ایک دور وہ بھی تھا جب ہم نے انگریزوں سے ملک کی آزادی کیلئے کوششیں کیں جس کی یاد میں یہ خوشیاں منا رہے ہیں اور ایک دور یہ ہے جسمیں ہمارا ملک بوسیدہ حالات سے گزر رہا ہے۔فرقہ پرست عناصر اپنے عناصر اپنے عزائم کی تکمیل کیلئے یہ تو قانون کا خیال کر رہے ہیں اور نہ ہی انسانیت کے تقاضوں کا۔اسلام اور مسلمانوں کو ہر ممکن نقصان پہونچانا چاہتے ہیں یہ لوگ تعصب پرست اور ملک کے غدار ہیں یہ لٹیرے ہیں جو مدارس اسلامیہ اور مساجد و مکاتب کے خلاف ایک منظم تحریک چلائے ہوئے ہیں۔آپ جانتے ہیں کہ جب سے بی۔ جے۔ پی۔ کی حکومت بنی ہے اسکے بعد ہی سے مساجد و مکاتب اور مسلمانوں کے کردار کو مسخ کیا جا رہا ہے اور اسلامی تشخص کو ختم کرنے کی مہم میں زبردست اضافہ ہو چکا ہے۔ان لٹیروں اور دہشت گروں نے ملک کو دوزخ کا گڈھا بنا دیا ہے کبھی ٹرین میں حادثہ پیش آ رہا ہے تو کبھی مسجد میں یہ کون لوگ ہیں؟ یہ ملک کے غدار اور پڑھے لکھے بھیڑیے ہیں جو اس وطن عزیز کو ہندو راشٹریہ بنانا چاہتے ہیں جس وطن عزیز کو آزاد کرانے میں مسلمانوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا اسکے باوجود بھی یہ لوگ مسلمانوں کو دہشت گرد کہتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اگر مسلمانوں کی کاوشیں اور کوششیں نہ ہوتیں اور اردو زبان نہ ہوتی تو انقلاب زندہ باد کا نعرہ نہ لگتا ایسا خوبصورت اور روح کو گرما دینے والا، خون کو کھولا دینے والا نعرہ کس نے لگایا؟ یہ نعرہ سب سے پہلے مولانا حسرت موہانی نے لگایا۔ جے ہند کا نعرہ سب سے پہلے عظیم اللہ خان نے لگایا اسکے بعد بھی بے گناہ مسلمانوں کو قید کیا جا رہا ہے۔

درحقیقت اگر اس ملک کا بغور معائنہ کیا جائے تو کتنے لوگ ایسے دکھائی دیں گے جو فاقہ کا شکار ہے جنہیں دو وقت کی روٹی میسر نہیں ہو رہی ہے حالانکہ ہندوستان میں اتنا غلہ اسٹاک ہے کہ اگر سات سال تک ایک دانہ بھی نہ اگے تو بھی ہندوستان عوام کو غلہ دینے کی طاقت رکھتا ہے لیکن اس میں چند نیتاؤں کا ہاتھ ہے جو غلے کو گوداموں میں بھرے رہتے ہیں اور جب غلہ مہنگا ہو جاتا ہے تو اسے مارکیٹ میں فروخت کر کے اپنی جیبیں بھرتے ہیں جسکی وجہ سے غریب غربت کی دلدل میں پھنسا جا رہا ہے اور اپنی روٹیاں سینک رہے ہیں۔دیش کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جا رہی ہے اور یہ لوگ سوچھ بھارت کی بات کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم اس ملک سے مسلمانوں کو بھگا کر اسے سوچھ بھارت بنائیں گے یہ تو ایک نامعقول سی بات ہے ارے جنکے پاس بیت الخلاء بھی نہ ہو اور صبح و شام کھلے کھیتوں میں بیٹھنے پر مجبور ہوں کیا ایسے لوگ بھی ملک کو صاف ستھرا بنا سکتے ہیں۔یہ تو صرف نفرت پھیلانا چاہتے ہیں۔

اسلئے اے مسلمانو! اب ہمیں چست ہونے کی ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ ہم فجر بعد بیہوش ہو کر سوتے رہیں اور یہ لوگ اپنا کام کرتے رہیں اور ہمیں متحد بھی ہونے کی ضرورت ہے تاکہ ہم خود بھی آزادی حاصل کر سکیں اور ملک کی تمام عوام کو آزادی دلا سکیں۔

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

یوم آزادی نمبر

۱۵/اگست کا پس منظر

یوم آزادی نمبر

بقلم: ارشاد احمد

ہمارے اس گنگا جمنی تہذیب پر مشتمل عظیم ملک ہندوستان میں آریہ منگولین، گوجر، کرشن، برہمن اور بدھ وغیرہ قومیں آباد تھیں آج بھی ان کی نسلیں پائی جاتی ہیں مسلمان اس ملک میں شہر کدنگلور میں آباد تھے اس شہر کا بادشاہ ان کی صحبت کی برکت سے مسلمان ہوگیا رفتہ رفتہ دکن کے تمام ساحلی علاقوں میں پھیل گئے ان کی بڑی تعداد ہوگئی اس عظیم ملک میں ہندو راجاؤں نے مسلمانوں کو حکومت میں حصہ داریاں بھی عطا کی تھی۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت وسلطنت

ہندوستان میں غزنوی غوری خلجی، تغلق، لودھی، سوری، تیمور اور مغل خاندانوں کے لوگوں نے یکے بعد دیگرے حکومت کیا انہوں نے اس ملک کو اپنا ملک سمجھا اور اس کی تعمیر وترقی کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا پوری قوت وطاقت صرف کردیا شب وروز ایک کردیا مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ فرماتے ہیں مسلمان جس حیثیت سے بھی اس ملک میں آئے انہوں نے اسے اپنا وطن سمجھا اور ان کا عقیدہ تھا کہ زمین خدا کی ہے وہی جس کو چاہتا ہے اپنی زمین کا وارث ونگہبان بناتا ہے وہ اپنوں کو خدا کی طرف سے اس زمین کا منتظم اور اس کی مخلوق کا خادم سمجھتے تھے چنانچہ اس ملک کی خدمت کے لئے انہوں نے اپنی بہترین صلاحیت اور خداداد قابلیت وذہانت صرف کردیا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ ان کا مستقبل اسی سرزمین سے وابستہ ہے۔

انگریزوں کی آمد اور ہندوستان پر قبضہ

ہندوستان میں انگریز فرانسیسی، ڈچ اور دیگر فرنگی اقوام نے تجارت میں قسمت آزمائی کیں انگریز کے علاوہ کوئی قوم تجارت میں کامیابی وکامرانی کی منزل طے نہیں کرسکی انگریزوں کی تجارت کا آغاز ۱۶۰۰ء میں ہوا ۱۶۱۳ میں انگریزوں کو صورت میں فیکٹری قائم کرنے کی اجازت ملی ۱۶۱۶ میں کمپنی نے مسولی ٹیم میں ایک کارخانہ قائم کیا ۱۶۴۰ میں کمپنی نے مدراس کے ایک راجہ سے زمین خرید کر سینٹ جارج تعمیر کیا ۱۶۵۱ میں کمپنی کو بنگال میں تجارتی کوٹھیاں کھولنے کی اجازت مل گئی ۱۶۵۸ میں ان کی شاطرانہ اور عیارانہ چال کو دیکھتے ہوئے عالمگیرؒ نے انگریزوں پر پابندی عائد کردی بالآخر ان کی خوش آمد سے ۱۶۹۰ میں ہگلی کے کنارے فیکٹری قائم کرنے کی اجازت ملی ۱۷۰۰ کے قریب کمپنی نے گوند پور اور کالی کٹ کے گاؤں خرید لئے اور رفتہ رفتہ ملکی سیاست میں دخل اندازی شروع کردی اپنی شاطرانہ وعیارانہ چال سے کلکتہ، مدراس، ممبئی، بہار، بنگال، میسور پنجاب اور اودھ پر قبضہ کرتے ہوئے ۱۸۵۷ میں لال قلعہ سے مسلمانوں کے اقتدار کا پرچم اتار کر یونین جیک کا پرچم لہرا دیا انگریزوں وہ ہندوستان جو سونے کی چڑیا کہا جاتا تھا کی حکومت وسلطنت قبضے میں آنے کے بعد اسے مستعار دودھاری گائے کی طرح دوھنا شروع کردیا کالج اور اسکولوں کی بنیاد ڈالی اور اس میں تعلیم حاصل کرنے والوں کو نوکریاں دی مسلمانوں نے اولا انگریزی تعلیم کی مخالفت کیا بعد میں جنہوں نے انگریزی تعلیم حاصل کی انہیں نوکریاں نہیں دیں مسلمان انگریزوں کی حکومت کو اپنی دین وایمان کے لئے خطرہ محسوس کررہے تھے کمپنی نے پہلے ہی اعلان کردیا تھا خلق خدا اور ملک کا بادشاہ کا سلامت کا حکم کمپنی بہادر کی، انگریزوں کا مقصد حکومتوں وسلطنت کیساتھ عیسائیت کی تبلیغ وترویج تھا مسلمان ان کے ناپاک مقصد کو سمجھتے تھے اس لئے ۱۸۷۵ سے ۱۹۰۰ تک تن تنہا انگریزوں سے برسرپیکار رہے ہزاروں مسلمان پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیئے گئے اور ہزاروں کو کالا پانی بھیج دیا گیا ۱۹۰۰ کے بعد جب انگریزوں سے نفرت اور بے اطمینانی عام ہوگئی تو ہندو مسلم متحد ہوکر انگریزوں کو ملک بدر کرنے میں مصروف ہوگئے آزادی کے بالکل قریب مسلمان جو جنگ آزادی کی صف اول میں شمار کیا جاتا تھا سیاسی غلطی کیوجہ سے بہت پیچھے چلا گیا بالآخر ملک دو حصوں میں تقسیم ہوکر ۹۰ رسال کی طویل مسافت طے کرتے ہوئے ۱۵ راگست ۱۹۴۷ کو آزاد ہوگیا یوم آزادی قومی تہوار کے طور ۱۵ راگست کو منایا جاتا ہے اس دن ہندوستان غیر ملکی قانون سے آزاد ہوا قومی جھنڈا اس تاریخ میں پورے ملک میں لہرایا جاتا ہے قومی ترانہ اور دوسرے حب الوطنی گانے گائے جاتے ہیں یہ دن ہمیں مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو یاد دلاتا ہے۔

یوم آزادی کو ہم ہرگز بھلا سکتے نہیں

سر کٹا سکتے ہیں لیکن سر جھکا سکتے نہیں

شائع کردہ: **بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ**

Mob.8808313177 9170121414

INDEPENDENCE DAY

یوم آزادی نمبر

Written By Mohd Salik

Independence Day in India is the most important day for every In dian citizen as our country got Freedom from the British rule. We celebrate this day every year on 15th of August. From the 1947. Our country counted as th e world's largest democracy all over the world. India becomes an Independen t country on 15th of August in 1947. After scarifies of thousands of freed om fighter (Such as : Mahatma Gandhi, Bhagat Singh, Netaji Subhash Chandra Bose, Sardar Vallabhbhai Patel, Dr.Rajendra Prasad, Moulana Abul Kalam Azad, sukhdev, Lala Lajpat Rai, Balgangadhar Tilak, Chandrasekhar Azad etc).

Who work hard to get independence from the British rule.

INDEPENDENCE DAY

Written By Mohd Adnan

We have gathered here to celebrate this great national event. As we all know that

Independence day is an auspicious occasion for all of us. India's independenceday is the most important day to all the Indian citizen and has been mentioned Forever in the history it is the day when we got freedom fighters of India.

We celebrate Independence day every year of 15th August to remember the first day of freedom of India as well as remember all the sacrifices of the great leaders who have sacrificed their lives in getting freedom for India.

India got independence on 15th of august in 1947 from the British rule.

After independence we got our all the4 fundamental rights in our own

Nation our motherland we all should feel proud to be an Indian and admire

Our fortune that we took birth on the land of an independent India.

History of slave India reveals everything that now our ancestors and

Forefathers had worked hard and suffered all the brutal behavior of

British we cannot imagine by sitting here that how hard the independence was for India from the British rule.

یوم آزادی نمبر

جنگ آزادی میں مسلمانوں کا کردار

بقلم: طفیل احمد

ہمارا وطن عزیز ملک ہندوستان آج دنیا کا عظیم جمہوری ملک ہے اس جمہوریت کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے بزرگوں نے اپنی جان کی قربانی پیش کی ہے ان میں سے سب سے سرگرم مجاہد حافظ ضامن صاحب تو جنگ شاملی میں شہید ہوگئے اور بقیہ قائدین کسی نہ کسی طرح بچ کر نکل گئے حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ مہاجر مکی تقریباً دو سال انبالہ پنجلاسہ تگری وغیرہ روپوش رہ کر مکہ مکرمہ ہجرت فرما گئے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کو نو ماہ کے بعد انگریز نے کسی طرح گرفتار کرلیا آپ نے چھ ماہ تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں پھر عام معافی کے تحت رہا ہوئے حجت الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے عام معافی تک پوری مدت روپوشی میں گذاری۔ جبکہ تھانہ بھون کے قاضی عنایت اللہ علی صاحب جو دراصل اس تحریک کے روح رواں تھے وہ تھانہ بھون سے نکل کر بجنور چلے گئے۔ اور وہاں کافی دنوں تک انگریزوں سے مقابلہ کرتے رہے یاں تک کہ جام شہادت نوش فرما گئے مولانا محمد قاسم پانی پتیؒ بڑے مخلص اور مجاہد تھے سید احمد شہید کی تحریک جہاد کے اہم ارکان میں تھے۔ کارزار جہاد میں شریک تھے سرحد سے سید صاحب نے جن لوگوں کو اطراف ملک میں تبلیغ جہاد کے لئے بھیجا تھا ان میں آپ بھی تھے آپ کو وعظ و نصیحت اور دعوت جہاد کے لئے بمبئی بھیجا مشہد بالاکوٹ کے بعد آپ کی سرکردگی میں بچے کھچے لوگ استھانہ پہونچے وہیں انگریزوں نے آپ کو گرفتار کر کے سیالکوٹ مین بند کردیا کچھ دنوں کے بعد آپ اللہ کے پیارے ہوگئے۔ اس ملک کو آزاد کرانے کے لئے سید احمد شہید رائے بریلیؒ کو تین سو رفقاء سمیت بالاکوٹ مین شہید کردیا گیا سلطان ٹیپو شہید ہندوستان کو انگریزوں کے زنجیر سے نکالنے کے لئے سری رنگا پٹنم کے میدان میں شہید ہوگیا اس عظیم مجاہد کی خون آلود لاش کو دیکھ کر ایک انگریز نے راحت کی سانس لی اور کہا کہ آج ہندوستان ہمارا ہوگیا۔ اس مادر وطن کو ناپاک انگریزون سے رہائی کے لئے بہادر شاہ ظفر کو مالٹا کے جیل میں جانا پڑا مسلمانوں نے اس ملک کو آزاد کرانے کے لئے اپنے بیوی کو بیوہ بنادیا اور اپنے بچوں کو یتیم بنادیا افسوس آج ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ اس ملک کو آزاد ڈاکٹر لوہیا نے کرایا ہے مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر نے کروایا منگل پانڈے نے کروایا۔ اس ملک کو آزاد کرانے میں علمائے دیوبند نے تن من دھن کی بازی لگادی بہر حال ہندوستان کو آزاد کرانے میں جن جن مسلمانوں نے حصہ لیا تھا اللہ تعالی ان کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائیں کروٹ کروٹ سکون وچین عطا فرمائیں۔ آمین

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

یوم آزادی نمبر

۱۵/اگست یوم آزادی

بقلم: محمد فہیم

ہمارے ملک میں بہت سے مذاہب کے ماننے والے لوگ رہتے ہیں اوران کے الگ الگ تیوہار ہوتے ہیں ہر تیوہار کا تعلق کسی نا کسی نسبت سے جڑا ہوتا ہے جس میں کچھ تیوہار مذہبی بھی ہوتا ہے جنکا تعلق مذہب سے جڑا ہوتا ہے کچھ تیوہار کسی کی یادگار سے ہوتا ہے جنکا تعلق کسی کے عمل وکردار سے جڑا ہوتا ہے اور کچھ کا تعلق قومیت سے ہوتا ہے جنکا تعلق ملک کی پوری قوم سے ہوتا ہے اسی قومیت سے جڑا ہوا ہے یہ 15 اگست ہے یہ بھی ہمارے ملک کا ایک قومی تیوہار ہے ہمارا ملک ہندوستان ۱۵/اگست ۱۹۴۷ کے دن آزاد ہوا اس کے پہلے ہمارے ملک پر انگریزوں کا قبضہ تھا ظلم اور بربریت کا دور دورہ تھا غریبوں اور مزدوروں کی کوئی سننے والا نہ تھا ہم اپنے ملک ہی میں رہکر غیروں کی غلامی میں پھنسے ہوئے تھے ہم محکوم تھے اور انگریز حاکم تھے ہم غلام تھے وہ آقا تھے کوئی بھی ہندوستانی کسی اعلی عہدے پر فائز نہیں ہوسکتا تھا ہر جگہ ہندوستانی غلام تھا بہت دنوں تک یہ غلامی سہتے رہے بالآخر لوگوں کے اندر بیداری ہوئی لوگ مقابلہ آرائی کے لئے تیار ہوئے تن من دھن سب کچھ لٹانے کے لئے تیار ہوئے جلسے جلوس ہوئے تقریریں ہوئی ریل کی پٹریوں کو اڑایا گیا سرکاری خزانے کو لوٹا گیا جس کے عوض میں لوگوں کو جیل جانا پڑا بڑی بڑی تکلیفیں اٹھانی پڑی پھانسیوں پر لٹکایا گیا لیکن آزادی کی چنگاری ماند نہیں پڑی بلکہ اور بھی بڑھتی گئی ان آزادی کے متوالوں میں اشفاق اللہ خان مولانا ابوالکلام آزاد مولانا محمد علی جوہر مولانا شوکت علی مولانا محمود مدنی مہاتما گاندھی چندر شیکھر آزاد شبھاس چندر بوس سردار بھگت سنگھ پنڈت جواہر لال نہرو عبدالغفار خان وغیرہ فہرست میں ہیں بالآخر انہیں جیالوں کے بدولت ۱۵/اگست ۱۹۴۷ کو ہمارا یہ ملک ہندوستان انگریزوں کے چنگل سے آزاد ہوگیا اور آج بھی ہم ۱۵/اگست کے دن اس آزادی کا جشن مناتے ہیں اور اپنے بڑوں کی قربانیوں کو یاد کرتے ہیں۔

بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کے دوسرا شمارہ "**یوم آزادی نمبر**" کی اشاعت پر دلی مبارکباد

مولانا محمد فیصل اعظمی

منیجر قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ

Mob.9598774786 9935044786

شائع کردہ: **بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ**

Mob.8808313177 9170121414

یوم آزادی نمبر

مسلم علماء اور عوام کا جنگ آزادی میں کردار

بقلم: **امان اللہ اصفھانی**

ہندوستان کو طویل جدو جہد کے بعد آزادی کی نعمت حاصل ہوئی جس کے لئے ہمارے اسلاف نے زبردست قربانیوں کا نذرانہ پیش کیا جان ومال کی قربانیاں دیں تحریکیں چلائیں تختہ دار پر چڑھے پھانسی کے پھندے کو جرات وحوصلہ اور کمال بہادری کے ساتھ بخوشی گلے لگایا قیدو بند کی صعوبتیں جھلیں اور حصول آزادی کی خاطر میدان جنگ میں نکل پڑے آخر غیر ملکی (انگریز) ملک سے نکل جانے پر مجبور ہوئے۔

غیر ملکی حکمرانوں نے اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کی چالیں چلیں تدبیریں کیں رشوتیں دیں لالچ دئے پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کا اصول بڑے پیمانے پر اختیار کیا فرقہ وارانہ اختلافات پیدا کیے حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا آپس میں غلط فہمیاں پھیلائیں تاریخ کو مسخ کیا انگریزوں نے ہندوستان کے معصوم باشندوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے اور ناحق لوگوں کو تختہ دار پر لٹکایا ہندستانیوں پر ناحق گولیاں چلائیں چلتی ریلوں پر سے اٹھا کر باہر پھینکا مگر ان کے ظلم وستم کو روکنے اور طوق غلامی کو گردن سے نکالنے کے لئے بہادر مجاہدین آزادی نے ان کا مقابلہ کیا اور ملک کو آزاد کر کے ہی اطمینان کا سانس لیا۔۱۹۱۹ء جلیاں والا باغ سانحہ جس میں کئی افراد ہلاک ہوئے انھیں ایام میں تحریک خلافت وجود میں آئی جس کے بانی مولانا محمد علی جوہر تھے اس تحریک سے ہندو مسلم اتحاد عمل میں آیا۔

گاندھی جی علی برادران (مولانا محمد علی جوہر مولانا شوکت علی) اور مسلم رہنماوں کے ساتھ ملک گیر دورہ کیا اس تحریک نے عوام اور مسلم علماء کو ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا جن میں شیخ الھند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ مولانا ازاد سبحانیؒ مولانا شناء اللہ امرتسریؒ مفتی کفایت اللہ دہلویؒ مولانا سید فاخرؒ مولانا سید سلمان ندویؒ مولانا احمد سعید دہلوی وغیرھم شریک تھے الغرض ہندوستان کے اکابر علماء نے سالہا سال کے اختلافات کو نظر انداز کر کے تحریک خلافت میں شانہ بشانہ کام کیا۔۱۹۳۱ء میں مولانا محمد علی جوہر گول میز کانفرنس (Table Confrence Round) لندن میں شرکت کے لئے گئے اور وہیں انتقال کر گئے حکومت نے اپنے خرچ پر ان کی لاش کو بیت المقدس بھیجا اسی مقدس سرزمین میں آسودہ خواب ہیں۔ان کے علاوہ بھی ایک بڑی تعداد کا ذکر تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے جس کی یاد دلوں میں تازہ اور تاریخ کی نئ کتابوں میں محفوظ رہنی چاہیے غرض ہر طرح ہر موقع پر مسلمان جنگ آزادی میں برابر شریک رہے ہیں جن کو آج فراموش کیا جارہا ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

جب پڑا وقت گلستاں پہ تو خوں ہم نے دیا
جب بہار آئی تو کہتے ہیں ترا کام نہیں

شائع کردہ: **بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ**
Mob.8808313177 9170121414

یوم آزادی نمبر

جنگ آزادی میں مسلم علماء اور عوام کا کردار

بقلم: سمیع اللہ اعظمی

فضول سمجھ کر بجھا دیا جن چراغوں کو
وہی چراغ جلاؤ تو روشنی ہوگی

۱۵/اگست ۱۹۴۷ء کو ہمارا ملک ہندوستان آزاد ہوا یہ اہل ہندوستان کے لئے مسرت و فرحت کا دن ہے اس دن ہم اپنے ان ہندوستانیوں کو یاد کرتے ہیں جنہوں نے ملک کی عزت و آبرو کے لئے اپنی جان کو نچھاور کرنا گوارہ سمجھا آزادی کے لئے علماء کا اہم رول رہا ہے علماء کے متبعین عوام بھی ان کے ساتھ ملک کے آزادی کے لئے جنگوں میں شریک ہوئے علماء کرام کی قربانیوں نے ملک میں انقلاب پیدا کر دیا اس ملک کو آزاد کرانے کے لئے ہمارے اکابرین واسلاف نے جیل کی تاریک کوٹھریوں اور پھانسی کے پھندوں پر آزادی کا نعرہ بلند کیا اور تحریکیں چلائیں جیسے تحریک ریشمی رومال (تحریک شیخ الہند) میں علماء کرام نے لوگوں کو سمجھایا بتایا کہ آزادی کی زندگی بہتر ہے بھیڑیوں کی قید سے انہوں نے گاؤں شہر اور الگ الگ علاقے کا دورہ کیا اور آزادی کا نعرے بلند کئے علماء کرام کی قیادت میں مسلمانوں نے اور ہندوؤں نے جنگیں لڑیں لیکن اپنوں کی غداری کی وجہ سے کوئی خاص کامیابی نہ ملی غداروں کی غداری کی وجہ سے ایک عالم مفکر صاحب تقوی نڈر بہادر اور لائق بادشاہت حضرت فتح علی خان (سلطان ٹیپو) شہیدؒ نے بھی سری رنگا پٹنم میں انگریزوں سے جنگ کرتے ہوئے جام شہادت پی لی اور آزادی نیند سو گئے جنکی شہادت کے بعد ایک انگریز افسر بے انتہا بول پڑا'' آج سے ہندوستان ہمارا ہے'' یقیناً اس شیر کے شہید ہو جانے کے بعد انگریز ایک عرصہ دراز تک ہندوستان (سونے کی چڑیا) پر قابض رہے اور اس ملک کو لوٹ کر بربادی کے دہانے پر پہونچاتے رہے مگر علماء کرام کی حریت پسند سوچ نے انگریزوں کی کایا پلٹ دیا ایک مشہور و معروف عالم دین حضرت محمود الحسنؒ کے بارے میں انگریز کہا کرتے تھے اگر اس شخص کو جلا دیا تو اس کی راکھ سے انگریزوں کی مخالفت کی بو آئیگی اس طرح دیگر علماء کرام جنہوں نے ملک کی آزادی کی جنگ کو اپنایا انہیں بے رحمی سے قتل کر دیا گیا کہیں علماء کرام کی لاشیں چاندنی چوک سے شاملی کے میدان تک پیڑوں پر لٹکی ہوئی تھیں تو کہیں علماء کرام پر ایک ساتھ حملہ کر کے اسی میدان کو انکا مقبرہ بنا دیا گیا علماء کرام کی اکثر تحریکیں ناکام ہوئیں علماء کرام نے اب پھر سے ہمت باندھ کر ایک ادارہ وجود میں لائے جسے دارالعلوم دیوبند کا نام دیا گیا اس مدرسے کے فضلا نے جنگ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے اپنے علاقے میں لوگوں کو آزادی کے لئے اکسایا ابھارا اور ورغلایا غرض کہ اکابر دیوبند اور مختلف مذاہب کی سرکردہ شخصیات نے بالآخر ۱۵ اگست ۱۹۴۷ کو اپنا ملک ہندوستان انگریزوں کے چنگل سے آزاد ہو گیا جس کے بعد سے آج تک ہم ۱۵ اگست کو آزادی کے طور قومی سمجھتے ہیں اور اس دن چاہئے کہ ہم اپنے علماء کرام قربانیوں کو یاد کریں۔

شائع کردہ: بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ
Mob.8808313177 9170121414

یوم آزادی نمبر

دیش ہوا آزاد

نتیجہ فکر: مفتی اشفاق احمد اعظمی (١٢ اگست ٢٠١٧)

آزادی کا جشن منائیں دیش کے پرچم کو لہرائیں
آؤ مل کر گیت یہ گائیں دیش ہوا آزاد

آزادی کو یاد دلائیں ہندو مسلم سب کو بتائیں
قومی ترانہ مل کر گائیں دیش ہوا آزاد

اَمر شہیدوں کے گن گائیں قربانی کو بھول نہ جائیں
انکے نام کے دیپ جلائیں دیش ہوا آزاد

شیخ الہند کے خواب دکھائیں مدنی جی کی فکر جگائیں
گاندھی جی کا دیش سجائیں دیش ہوا آزاد

ابو الکلام کا درد سنائیں بابا جی کا گیان سکھائیں
نہرو جی کا پیار بتائیں دیش ہوا آز

فرقہ پرستی دور بھگائیں نفرت کی دیوار گرائیں
ہر شہری کو گلے لگائیں دیش ہوا آزاد

اونچ نیچ کا بھید مٹائیں شُدر کسی کو اب نہ بنائیں
سب کا درجہ یکساں بتائیں دیش ہوا آزاد

دیش کو اونچا کر کے دکھائیں دیش کی مریادا کو بڑھائیں
مانوتا کا راشٹر بنائیں دیش ہوا آزاد

ایکتا کا پیغام سنائیں مانوتا کا دھرم نبھائیں
خون کی گنگا پھر نہ بہائیں دیش ہوا آزاد

شائع کردہ: **بزم شبلی طلبہ قاسمی کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ مین روڈ سرائے میر اعظم گڈھ**
Mob.8808313177 9170121414